ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

بابری مسجد کے قاتلوں کیخلاف
فردِ جرم
کی تیاری

کیا مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہونچایا جاسکے گا؟

ملک کے دوسرے اہم اور حسّاس مسائل کی طرح بابری مسجد کی شہادت کے مسئلہ پر بھی پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس بلاکر کوئی مثبت فیصلہ لیا جائے ــــــ محمد سالم جامعی

[illegible]

عدلیہ کے فیصلے کی روشنی میں حکومت مجرموں کو فوراً گرفتار کرے

صدر محترم جمعیۃ علماء ہند کا پرزور مطالبہ

[illegible]

عالم اسلام :

الجزائر

فوجی حکمراں کسی مصالحت کیلئے تیار نہیں ہیں

[illegible]

الجزائر میں حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری کوفی عنان کو یہ بیان دینا پڑا کہ الجزائر میں تشدد کو صرف اس کا اندرونی معاملہ کہہ کر اب مزید نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ عالمی برادری کو اس جانب توجہ دینی ہوگی

[illegible]

نقد و نظر

تبصرہ کے لئے کتاب کے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ نگار: عبدالحمید نعمانی

کتاب کا نام: ... شریف
مصنف: ...
صفحات: ...
قیمت: ...
ملنے کا پتہ: ...

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

الیکشن کمیشن کا اعلان ـــ ایک مثبت قدم

چیف الیکشن کمشنر مسٹر منوہر سنگھ گل نے یہ اعلان کرکے کہ جس شخص کو کسی بھی عدالت سے کسی جرم میں سزا ہو جائے خواہ اسے ضمانت اور اوپر کی عدالت میں اپیل کا حق بھی مل جائے اسے الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائیگی پورے ملک کی سیاست میں ہل چل مچادی ہے۔

چیف الیکشن کمشنر کا یہ اعلان کوئی ان کی اپنی ایجاد یا رائے نہیں ہے، بلکہ یہ سب انتظام تو ہمارے دستور میں موجود ہے، دستور میں عوامی نمائندگی قانون کی دفعہ ۸ میں صاف طور پر موجود ہے کہ کسی بھی سزا یافتہ شخص کو الیکشن میں حصہ لینے کا حق نہیں ہوگا۔ اب اسے سزا چھوٹی عدالت سے ہوئی ہو یا بڑی عدالت سے اس سے اس دفعہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا البتہ اگر چھوٹی عدالت سے سزا پانے کے بعد وہ بڑی عدالت سے بری ہو جاتا ہے تو اس کے عوامی نمائندگی کے جملہ حقوق واپس ہو جائیں گے اور وہ بلا کسی روک ٹوک کے کسی بھی الیکشن میں حصہ لینے کا مجاز ہوگا۔

ابھی حال ہی میں گولڈن جبلی کے سال میں منعقد ہونے والے خصوصی پارلیمانی اجلاس میں بھی اس موضوع پر خصوصیت سے بحث کی گئی ہے اور عہد کیا گیا ہے کہ سیاست کو جرائم سے پاک کیا جائیگا اور مجرم خواہ کتنی بھی بڑی حیثیت کا حامل ہو اسے سیاست میں دراندازی کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

چیف الیکشن کمشنر کے اس اعلان کے بعد سیاست دانوں کے پیروں کے نیچے سے زمین کھسکتی نظر آنے لگی ہے، خود پارلیمنٹ کے اسپیکر مسٹر پی اے سنگما اور وزیر داخلہ مسٹر اندرجیت گپتا نے اس پر یہ تبصرہ کرکے کہ جب تک عوامی نمائندگی قانون میں ترمیم نہیں ہو جاتی الیکشن کمیشن کے اس اعلان پر عمل درآمد آسان نہیں ہوگا اس کو موضوع بحث بنا دیا ہے، ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر عوامی نمائندگی قانون کی مذکورہ بالا دفعہ ۸ کے بعد دستور میں ترمیم کی کیا ضرورت ہے، کیا سیاست کو جرائم سے پاک کرنے کے لئے اس دفعہ کا نفاذ کافی نہیں ہے؟ اور اگر نہیں ہے تو کیوں؟

صحیح بات یہ ہے کہ کوئی بھی سیاست داں نہیں چاہتا کہ سیاست کو جرائم سے پاک کرنے کا فلسفہ زبانی جمع خرچ سے آگے بڑھے اس لئے کہ ہر پارٹی میں ایسے بااثر لوگ موجود ہیں جرائم کی دنیا میں جن کا اپنا راج ہے اور وہ اسی سامراجیت کی بنیاد پر ہی پارلیمنٹ اور اسمبلیوں میں پہنچ جاتے ہیں، ہمارا خیال تھا کہ کمیونسٹ پارٹیاں اس بیماری سے محفوظ ہوں گی، مگر مسٹر گپتا کے اس تبصرہ کے بعد ان پارٹیوں کا کردار بھی شک وشبہ کے گھیرے میں آگیا ہے۔ پھر اگر بقول وزیر داخلہ سیاست کو جرائم سے پاک کرنے کے لئے عوامی نمائندگی قانون میں ترمیم کی ہی ضرورت ہے۔ تو ان کو روکا کس نے ہے وہ ایک سال سے زائد مدت سے ملک کی وزارت داخلہ کے اہم قلمدان پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں، کیا ان کی یہ ذمہ داری نہیں تھی کہ وہ اس سلسلہ میں اگر وہ اسے ملک کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں کوئی ٹھوس قدم اٹھاتے اور آج وہ سرفخر سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کی حکومت نے سیاست کی تطہیر کی طرف کوئی پیش رفت کی ہے یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اب جبکہ الیکشن کمیشن نے اس سمت میں قدم اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے تو وزیر داخلہ کی نظر میں اس کی بنیاد کمزور ہو رہی ہو وہ بجائے اس کی تائید کرنے یا کم از کم خاموش رہنے کے اس کے

انتظامیہ، بیان کرنے پر اتر آئے ہیں۔

ہمارے خیال میں مسٹر گل نے سیاسی تطہیر کے لئے یہ قدم اٹھا کر ایک اہم کام کی تکمیل کی طرف قدم بڑھایا ہے یہ اس وقت کی ایک اہم ضرورت ہے جس کی تائید کی جانی چاہئے۔ اور ہم الیکشن کمیشن کے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس کی پرزور تائید و حمایت کرتے ہیں۔

جواہر القرآن

سورۂ انعام ـــ ۶

ترجمہ آیات ـــ ۴ - ۸ ـــ حضرت شیخ الہندؒ

- اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی ان کے رب کی نشانیوں میں سے مگر کرتے ہیں اس سے تغافل (ف۱)
- سو بے شک جھٹلایا انھوں نے حق کو جب ان تک پہونچا سو اب آئی جاتی ہے، ان کے آگے حقیقت اس بات کی جس پر ہنستے تھے (ف۲)
- کیا دیکھتے نہیں کہ کتنی ہلاک کردیں ہم نے ان سے پہلے امتیں جن کو جمادیا تھا ہم نے ملک میں اتنا کہ تم کو نہیں جمایا اور چھوڑ دیا ہم نے ان پر آسمان کو لگاتار برستا ہوا اور بنادی ہم نے نہریں بہتی ہوئی ان کے نیچے پھر ہلاک کیا ہم نے ان کو ان کے گناہوں پر اور پیدا کیا ہم نے ان کے بعد اور امتوں کو (ف۳)
- اور اگر اتاریں ہم تجھ پر لکھا ہوا کاغذ میں پھر چھولیویں اس کو اپنے ہاتھوں سے البتہ کہیں گے کافر یہ نہیں ہے مگر صریح جادو (ف۴)
- اور کہتے ہیں کیوں نہیں اترا اس پر کوئی فرشتہ (ف۵) اور اگر ہم اتاریں فرشتہ تو طے ہو جاوے قصہ پھر ان کو مہلت بھی نہ ملے (ف۶)

فوائد ـــ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف۱) یعنی آیات میں اصلاً غور و فکر نہیں کرتے، [illegible]

(ف۲) یعنی سورۂ انعام قرآن کریم ہے [illegible] جو اپنے وقت پر ظاہر ہو کر رہے گی۔ [illegible] اور وہ حقیقت جس پر ہنستے اور مذاق کرتے تھے وہ حقیقت [illegible] سامنے آجائے گی [illegible] اور بعض آیات کی بدولت ہلاک کئے گئے۔

(ف۳) یعنی عاد و ثمود وغیرہ جن کو تم سے بڑھ کر طاقت اور ساز و سامان دیا گیا تھا۔ بارشوں اور نہروں کی وجہ سے ان کے باغ اور کھیت شاداب تھے [illegible] جب انھوں نے بغاوت و تکذیب پر کمر باندھی [illegible] تو ہم نے ان کے جرموں کی پاداش میں [illegible] پھر ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کیں [illegible] جاری رہا [illegible] تباہ ہوتے رہے اور دنیا کی آبادی میں کچھ خلل نہیں پڑا۔

(ف۴) بعض معاندین کہتے تھے کہ [illegible] کوئی لکھی ہوئی کتاب [illegible] اور اس کے ساتھ چار فرشتے بھی ہوں [illegible] جب تک یہ [illegible] کتاب بھی آسمان سے اتار دیں [illegible] ہاتھوں سے چھو کر معلوم کرلیں کہ کوئی خیال یا نظر بندی نہیں ہے۔ تب بھی یہی کہیں گے کہ یہ تو صریح جادو ہے جس کو [illegible] ہدایت نہیں ہوگی اس کا مشتبہ ہی نہیں رہتا۔

(ف۵) یعنی جو ہر وقت ہمارے روبرو ہو کر ان کے صدق کی گواہی دیتا۔

(ف۶) اگر فرشتہ اپنی اصلی صورت میں آئے تو یہ لوگ ایک منٹ کے لئے بھی اس کو دیکھنے کی تاب نہ لا سکیں [illegible] رعب و دہشت سے دم نکل جائے۔ صرف انبیاء علیہم السلام کی قوت ہے جو اصلی صورت میں فرشتہ کی رویت کا تحمل کر سکتے ہیں [illegible] حضرت جبریل کو اپنی اصلی صورت میں دیکھا ہے [illegible] [illegible] نہیں۔ دوسرے [illegible] پوری کردی جائے اور [illegible] کے سامنے [illegible] سے ظاہر ہو [illegible] مہلت دی جائیگی [illegible] ذکر کیا گیا ہے [illegible] سمجھنا چاہئے۔

سیاست کو جرائم سے پاک کرنے کیلئے الیکشن کمیشن نے کوئی نیا

قانون نہیں بنایا صرف عوامی نمائندگی قانون کی دفعہ ۸ کا نفاذ کیا ہے

چیف الیکشن کمشنر ڈاکٹر منوہر سنگھ گل کا ایک اہم انٹرویو

س: ... انتخابات کے ... کی الیکشن کمیشن کے ... [illegible]

[illegible]

غریبوں، ضعیفوں اور بیماروں کی مسیحا

مدر ٹریسا نہیں رہیں

[illegible]

تحریکِ ریشمی رومال

تحریک کی کہانی حضرت شیخ الاسلامؒ کی زبانی

میں، مولانا (حسین احمد صاحب) جاکر میں تھا کہ موقع ملے تو انور پاشا کے پاس پہنچوں اور عرضی پیش کردوں۔ چنانچہ تقاضا چیر کر انور پاشا کے پاس پہنچا اور اس عرضی کو (جس میں حضرت شیخ نے تنہائی میں ملاقات کی استدعا کی تھی) پیش کردی۔ انھوں نے اپنے پرائیویٹ سکریٹری کو دے دی۔ مفتی مامون بری کو چونکہ مدینہ منورہ میں تمام مذہبی اور دینی طبقات کے رئیس مرد تھے اور نقیب الاشراف شبانی رحمہ اللہ کو چونکہ رفقائے انور پاشا میں سے تھے، میں نے پہلے سے تیار کرلیا تھا۔ ان کی اعانت اور ہمدردی کی وجہ سے مجھ کو کسی طرف سے روک ٹوک نہیں کی گئی۔ میں عرضی دے کر واپس آیا تو بعد میں معلوم ہوا کہ عرضی پر غور کیا گیا اور دونوں مذکورہ بالا معززین کی مساعی سے مغرب کے بعد کا وقت تنہائی میں ملاقات کا دیا گیا۔ چنانچہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ اور مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ موقع ملاقات پر پہنچے۔ ایک تنہا اور بند کمرے میں ملاقات ہوئی۔ جمال پاشا سے باتیں ہو گئیں۔ غالب پاشا کا اعلان کو دکھایا گیا۔ بہت خوش اخلاقی سے پیش آئے اور تمام باتیں غور اور اطمینان سے سنیں۔ اور فرمایا کہ تحریک مطالبہ آزادی اہل ہند کو مستقل طور سے جاری رکھنی چاہئے جب تک مقصود یعنی آزادی کامل حاصل نہ ہو جائے ساکت نہ ہوں۔ عنقریب صلح کی مجلس بیٹھے گی۔ ہم اہل ہند کی آزادی کے لئے پوری جدوجہد عمل میں لائیں گے۔ تم لوگ مطمئن رہو اور جس طرح ممکن ہو کوشش کی (اہل ہند) امداد و اعانت کریں گے۔ اس وعدہ اور عہد کے لئے انھوں نے کہا تمہاری خواہش کے موافق تحریر بھی دیں گے۔ ہم نے عرض کیا کہ تحریر صرف ترکی زبان میں نہ ہونی چاہئے بلکہ عربی اور فارسی میں بھی ہونی چاہئے تاکہ اہل ہند سمجھ سکیں۔ انھوں نے اس کو قبول کیا مگر یہ کہا کہ چونکہ یہاں کا قیام حسب پروگرام تھوڑا ہے اور مقامی مشاغل بہت زیادہ ہیں اس لئے ہم شام (دمشق) جاکر تحریریں مکمل کرکے بھیج دیں گے۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے مطالبہ کیا کہ مجھ کو سرحد افغانستان تک [illegible] پہنچا دیا جائے۔ ہندوستان کے راستے سے مجھ کو وہاں تک (مرکز تحریک یاغستان تک) اس وقت پہنچنا غیر ممکن ہے۔ انھوں نے اس سے معذوری ظاہر کی اور کہا کہ روس نے اپنی فوجیں ایران میں داخل کرکے افغانستان کا راستہ کاٹ دیا ہے اور سلطان آباد تک پہنچ گیا ہے۔ اس لئے یہ امر ہماری قبضہ سے اس وقت باہر ہے۔ یا تو آپ جدہ ہی کے راستے سے اپنے وطن واپس جائیں اور اگر آپ کو اپنی گرفتاری کا خطرہ ہے تو حجاز یا ترکی عملداری میں کسی دوسری جگہ قیام فرمائیں۔ اطمینان بخش باتوں کے ہو جانے کے بعد ہم واپس آگئے۔ چند گھنٹے بعد یہ حضرات شام کے لئے روانہ ہو گئے۔ پھر دو تین روز بعد حسب وعدہ یہ تحریریں بھی تینوں زبانوں میں مرتب شدہ دونوں وزیروں کے دستخط سے حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کے پاس بذریعہ گورنر مدینہ شام سے آگئیں۔

مضمون سب کا ایک ہی تھا، صرف زبان کا فرق تھا جس میں ہندوستان کے مطالبہ آزادی کے استحسان اور ان سے اس مطالبہ میں ہمدردی کو ظاہر کرتے ہوئے ان کی اس بارہ میں امداد و اعانت کا وعدہ تھا اور ہر اس شخص کو ترکی رعیت یا ملازم ہو، حکم تھا کہ مولانا محمود حسن (شیخ الہند) پر اعتماد کرے اور ان کی اعانت میں حصہ لے۔

چونکہ حضرت شیخ الہند کو دھن لگی ہوئی تھی کہ جس طرح ممکن ہو میں مرکز تحریک یاغستان جلد از جلد پہنچ جاؤں۔ (اگرچہ اہل ورچہ کے ترکی آفیسر اس کو پسند نہیں کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ آپ ترکی قلمرو میں قیام کرکے یہاں ہی سے اپنی تحریک چلاتے رہیں) اس لئے تجویز فرمایا کہ ان تحریروں کے فوٹو متعدد لئے جائیں اور ہر مرکز اور ہر جگہ پر وہ پہنچا دیئے جائیں۔ مگر انگریزی عملداری میں جانے والوں کی چونکہ نہایت سخت تفتیش ہوتی تھی، کسی چیز کا نکال کر لے جانا نہایت ہی مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے تجویز ہوئی کہ لکڑی کا صندوق کپڑوں کے رکھنے کا بنوایا جائے اور اس کے تختوں کو اندر سے کھود کر اس میں کاغذات رکھ دیئے جائیں اور پھر تختوں کو اس طرح ملا دیا جائے کہ جوڑ ظاہر نہ ہو۔ اس وقت ایک نہایت ماہر اور استاد بڑھئی باہر سے مکان میں لکڑی کا کام کر رہا تھا۔ اس سے کہا گیا۔ اس نے اسی طرح جاری لکڑی کا صندوق بنا دیا اور کھدے ہوئے تختہ میں کاغذات رکھ کر اس طرح بند کر دیا کہ باہر سے دیکھنے والا کتنا ہی ماہر کیوں نہ ہو شبہ بھی نہ کر سکے۔ صندوق میں جو سامان تھا یہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے اہل و عیال کے لئے کپڑے اور شامی تھان، ریشمی اور غیر ریشمی مشجر وغیرہ کے بچوں اور عورتوں کے لئے رکھ دیئے گئے۔ اور چونکہ ہر مہینہ تجارتی جہاز مغل کمپنی کا غلہ اور سامان لے کر جدہ آتا تھا اور واپسی پر حجاج کو لے جاتا تھا۔ تجویز ہوا کہ اس میں حضرت شیخ الہند کے بعض رفقا اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب اور ان کے رفقا روانہ کر دیئے جائیں۔ چونکہ

حضرت شیخ الہندؒ کو دھن لگی ہوئی تھی کہ جس طرح ممکن ہو میں مرکز تحریک یاغستان جلد از جلد پہونچ جاؤں۔

زمانہ جنگ کا تھا اس لئے جہازوں کی آمد و رفت عام دستور کے مطابق جاری نہ تھی۔ اس لئے کچھ انتظار کرنا پڑا۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے رفقا میں سے مولانا ہادی حسن صاحب رئیس خان جہانپور، شیخ مظفر احمد اور حاجی شاہ بخش صاحب سندھی (جو کہ حیدرآباد سندھ کے باشندے اور مشن آزادی کے پہلے سے ممبر تھے) باقی رہ گئے تھے اور جانے کا قصد فرما رہے تھے۔ ان کو صندوق دے دیا گیا اور سمجھا دیا گیا کہ اپنے مکان پر کاغذات کو نکال لیں اور حاجی نور الحسن (رئیس موضع تھجوری ضلع مظفر نگر) کو دے دیں۔ وہ احمد مرزا صاحب فوٹوگرافر دہلی سے ان تحریروں کے فوٹو اترواکر چند کاپیاں لے لیں گے اور فلاں فلاں جگہ پہنچا دیں گے۔

حضرت شیخ الہند اور آپ کے رفقا کا قافلہ ۱۲ جمادی الثانی کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوکر آخری ماہ ذی قعدہ میں مکہ معظمہ پہنچا۔ حضرت شیخ الہند قدس اللہ العزیز نے چند روز مکہ معظمہ میں قیام فرماکر طائف کا قصد فرمایا اور ۲۰ رجب کو آپ طائف روانہ ہو گئے۔ مگر حضرت مولانا خلیل احمد صاحب اور دیگر رفقا مکہ معظمہ میں رہ گئے۔ حضرت شیخ الہند شریف حسین کی بغاوت کی وجہ سے طائف میں محصور ہو گئے۔ جب ۱۰ شوال کو طائف سے واپس ہوکر مکہ معظمہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ مولانا خلیل احمد صاحب اور دوسرے رفقا جہاز آجانے کی وجہ سے جدہ روانہ ہو گئے ہیں۔ چونکہ کوئی خبر حضرت شیخ الہند کے طائف سے واپس ہونے کی نہیں تھی اس لئے یہ سب حضرات بغیر انتظار اور بلا ملاقات روانہ ہو گئے تھے۔ حضرت شیخ الہند نے ضروری سمجھا کہ ان سے وداعی ملاقات کی جائے۔ اس لئے حضرت شیخ الہند بھی جدہ روانہ ہو گئے۔ جب جہاز سامان وغیرہ اتار کر اور اپنی ضروریات پوری کرکے تیار ہو گیا تو جانے والے حضرات ٹکٹ لے کر سوار ہو گئے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب کے ساتھ ان کی اہلیہ محترمہ اور حاجی مقبول احمد صاحب تھے۔ اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھیوں میں سے مولانا ہادی حسن صاحب خان جہانپوری اور حاجی خان بخش صاحب سندھی تھے۔ ان سبھوں کو حضرت شیخ الہند نے ساحل (پورٹ) تک رخصت کیا اور جہاز روانہ ہو گیا۔ بمبئی میں سی آئی ڈی کو اور حضرت شیخ الہند کے مخلصین کو خیال تھا کہ اسی جہاز میں حضرت شیخ الہند تشریف لا رہے ہیں۔ اس لئے انگریزی پولیس سی آئی ڈی اور اہل شہر کا بہت بڑا مجمع جہاز پہنچ گیا تھا۔ اسی مجمع میں سے ایک صاحب نے جو حضرت شیخ الہند کے مخلصین میں سے تھے مولانا ہادی حسن صاحب سے کہا کہ اگر کوئی چیز محفوظ رکھنی ہو تو مجھ کو فوراً دے دیجئے۔ میں اس کو نکال دوں گا اور جہاں پہنچا دوں اس کا پتہ دے دیجئے وہاں پہنچا دوں گا۔ مولانا ہادی حسن صاحب اگرچہ پہلے سے ان سے واقف نہیں تھے مگر ان کے خصوصی انداز سے ان کے اخلاص اور صداقت کا یقین ہو گیا اور صندوق ان کے حوالہ کر دیا۔

یہ صاحب عام مسافروں کے سامان کے ساتھ صندوق قلیوں سے اٹھواکر لے گئے اور فوراً اسٹیشن لے جاکر بذریعہ پارسل چلتا کر دیا۔ پولیس اور سی آئی ڈی کو اس کی ہوا بھی نہ لگ سکی۔ یہ حضرت شیخ الہند کی کرامت تھی (جب یہ صاحب صندوق اٹھواکر لے جا رہے تھے اس وقت سی آئی ڈی والے حضرت شیخ الہند کو ڈھونڈنے میں مشغول تھے۔ جب یہ یقین ہو گیا کہ حضرت شیخ الہند نہیں ہیں البتہ ان کے ساتھ کچھ لوگ ہیں تو پولیس حضرت مولانا خلیل احمد صاحب اور مولانا ہادی حسن صاحب کو حراست میں لے لیا اور نہایت سخت تلاشی لی حتی کہ ہاتھ کی چھڑی توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دی۔ مگر بحمد اللہ کوئی مشتبہ چیز نہیں نکلی۔ پھر ان سب کو پولیس کی حراست میں نینی جیل پہنچا دیا گیا۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سے وہاں پوچھ گچھ ہوئی تو فرمایا کہ میں فلاں جہاز سے فلاں تاریخ کو گیا تھا۔ مولانا محمود حسن شیخ الہند کا ساتھ نہ جانے میں تھا نہ آنے میں۔ البتہ عام حاجیوں کی طرح حج و زیارت میں میری شرکت بھی رہی۔ میں ان کی پارٹی میں نہیں ہوں۔ ایک ہفتہ یا عشرہ حضرت مولانا موصوف کو رکھ کر چھوڑ دیا گیا۔ البتہ مولانا حاجی ہادی حسن صاحب کو روک لیا گیا۔ ان سے بہت زیادہ پوچھ گچھ ہوئی۔ ڈرایا دھمکایا گیا۔ سختی بھی کی گئی اور لالچ بھی دیا گیا۔ مگر یہ نہایت مستقل رہے۔ کسی بات کی خبر نہیں دی۔ جب ہر قسم کی سختی اور لالچ دینے پر بھی کوئی بات معلوم نہیں ہوئی تو ایک ڈیڑھ ماہ بعد آپ کو بھی رہا کر دیا گیا۔

مولانا محمد نبی صاحب کو کسی ذریعہ سے معلوم ہو گیا تھا کہ صندوق کے تختوں میں کوئی راز کی چیز ہے۔ جب ان کے صندوق پہنچا اس کے کپڑے نکال کر لکڑی کے دوسرے صندوق میں رکھ دیئے اور اس صندوق کو توڑنا شروع کر دیا۔ مولانا کی اطلاع صحیح ثابت ہوئی اور ایک تختہ کے اندر ضروری کاغذات برآمد ہوئے۔ فوراً ہی ان کاغذات کو نکال کر محفوظ کر لیا۔

تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد ایک صاحب کے بیان سے سی آئی ڈی نے پتہ چلایا کہ وہ کاغذات لکڑی کے ایک صندوق میں مولانا ہادی حسن صاحب کے یہاں ہیں۔ فوراً مولانا کے مکان پر پولیس کی دوڑ پہنچی اور مکان کا محاصرہ کر لیا۔ ایک عجیب و غریب اتفاق تھا کہ مولانا محمد نبی صاحب اسی وقت ان تحریروں کو ناک کے ذریعے نقل کر رہے تھے۔ سپاہیوں کی دوڑ دیکھ کر جلدی میں ان کاغذات کو موڑ توڑ کر صدری کی جیب میں رکھ لیا اور صدری مردانہ مکان میں ایک کھونٹی پر [illegible]

(جاری)

اڑائے کچھ ورق لالہ نے کچھ بلبل نے کچھ گل نے

ملک کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جہاں علماء کرام کی قیادت

آزادی کی پچاسویں سالگرہ کے موقع پر جنگ آزادی اور جمعیۃ

حضرت مولانا سید ارشد مدنی مدظلہ، ناظم تعلیمات دارالعلوم

دوسری اور آخری قسط

عالم اسلام

متحدہ عرب امارات جانے سے پہلے سوچ لیں

بنگلہ دیش میں بے زمین والوں کی تعداد میں اضافہ

جنوبی افریقہ کی خاتون جج کا قبول اسلام

ترکی میں مدارس کا اجتماع

مصر میں تشدد جاری

چمن میں چار سو بکھری ہوئی ہے داستاں میری

...ں مسلمانوں کی قربانیوں کے پائیدار نقوش موجود نہ ہوں

...ماہند کے عنوان پر بمبئی میں منعقدہ عظیم الشان کانفرنس میں

...ذحدیث دارالعلوم دیوبند کا خطبہ صدارت

...ہر حال گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے ذریعے مسلمانوں کو جو مراعات بھی حاصل ... کے مطابق حاصل تھیں۔

... ۱۹۴۲ء میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے برطانوی سامراج ... [illegible]

[illegible]

مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ پہلے ہی گرفتار ہو چکے تھے۔

۱۹۴۷ء کے بعد جمعیۃ علماء ہند کی تحریک کا ایک باب تو ختم ہوا علماء کرام کی ... [illegible]

[illegible]

حضرات گرامی قدر!

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

اہم مختصرات

ویتنامی طیارہ حادثہ کا شکار ۶۴ ہلاک

نام پنہ: ویتنام ایرلائنز کا ایک طیارہ نام پنہ بین الاقوامی اڈے پر اترنے سے قبل حادثہ کا شکار ہو جانے سے کم از کم ۶۴ افراد ہلاک ہو گئے ... بتایا کہ اس حادثہ میں چار آدمی زندہ بچ گئے۔ [illegible]

نائجیریا میں ۱۳۰ لوگ ڈوب گئے

لاگوس: نائجیریا میں اس وقت کم سے کم ۱۳۰ لوگ ڈوب گئے جب مسافروں سے بھری ایک کشتی ... [illegible]

روسی عوام کا گذارہ آلو پر

ماسکو: روس کے عوام ... [illegible]

جاپانی کابینہ میں ردوبدل متوقع

ہانگ کانگ: اس بات کا قوی امکان ہے کہ جاپان کی کابینہ میں اس ہفتہ ردوبدل کیا جائیگا ... [illegible]

اژدہے کا سر کاٹ کر بھائی کی جان بچائی

[illegible]

میرے قبول اسلام کو یورپ وقتی اور ہنگامی جذبات کے تناظر میں نہ دیکھے

مشہور فرانسیسی مستشرق محقق

فان سان مونتانی کا قبول اسلام

جس نے مستشرقین اور صہیونیوں میں کھلبلی مچادی

ترجمہ و تلخیص: مفتی محمد شہید الدین

[illegible]

(باقی صفحہ پر)

ختم نبوت کے بعد مدعیان نبوت

تحریر

[illegible]

قسط ۳

بہائیت

[illegible]

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

۲۱ ستمبر ۹۷ء کو اتر پردیش میں معاہدے کے مطابق بی ایس پی سے بی جے پی کو

اقتدار کی منتقلی ضد اور ہٹ دھرمی کا شکار؟

بی جے پی اقتدار کی حصولی کی سیاست [illegible] سیاست آہستہ آہستہ اس مقام پر پہنچ گئی ہے جہاں اسپیکر کا بدلنے کے سوال پیدا ہو گیا ہے [illegible] بی ایس پی کی نئی شرط کو تسلیم کرنا ہے [illegible] کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑیگا اور اگر ایسا نہیں ہوتا ہے جس کا امکان [illegible] حکومت ختم ہو جائے گی۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ملائم سنگھ یادو کی حکومت [illegible]

[illegible]

اسپیکر کی تبدیلی کے بغیر اقتدار کی تبدیلی نہیں۔ کانشی رام

[illegible]

اقتدار ملے نہ ملے اسپیکر کی تبدیلی نہیں۔ کلیان سنگھ

[illegible]

مایاوتی نے گھٹنے ٹیکے

[illegible]

بی جے پی کو یقین باقی

[illegible]

دیکھیے کیا ہوتا ہے

[illegible]

دونوں پارٹیاں موقع پرست ہیں۔ ملائم سنگھ

[illegible]

استعفیٰ دیکر دستوری جمہوریت کو مذاق نہیں بننے دوں گا۔ کیسری ناتھ ترپاٹھی

[illegible]

جمعیۃ علماء ضلع مئو کی طرف سے حج کرانے میں اضافہ پر اظہار تشویش

[illegible]

اردو کے خلاف ناانصافی بند کی جائے

انجمن ترقی اردو اترپردیش کا وزیراعلیٰ سے مطالبہ

[illegible]

جلسۂ تعزیت

۱

[illegible]

۲

[illegible]

۳

[illegible]

۴

[illegible]

۵

[illegible]

۶

[illegible]

نعت پاک

[illegible]

بقیہ: آزادی کی دوسری لڑائی (صفحہ سے)

[illegible]

بقیہ: انٹرویو منوہر سنگھ گل — سے

[illegible]

بقیہ: اقتدار کی منتقلی — سے

[illegible]

بقیہ: فان سان موتانی — سے

[illegible]

بقیہ: فرد جرم کی تیاری — سے

[illegible]

بقیہ: جنگ آزادی اور جمعیۃ علماء ہند — سے

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
19-9-97
R.N.I.NO.- 38985/92
Postal Registration No-DL-11052/97

قیادت کون کریگا؟

آزادی کی دوسری لڑائی

[illegible]

خریدار متوجہ ہوں

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

[illegible]